السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد میں ایک قاری صاحب اپنے شاگردوں کو کہتے ہیں، کہ ٹرالی سے گنے کھینچ کرلاؤ۔ یا پھر شاگردوں کے ساتھ کسی گنے کے کھیت میں جاتے ہیں۔ وہاں مالک موجود نہیں ہوتا۔ نوکر وغیرہ موجود ہوتا ہے تو وہاں سے ۴۰، ۵۰ کلو گنا مالک کی غیر موجودگی میں لے آتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ اگر یہ سب حرام ہے تو پھر ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلا اجازت ٹرالی سے گنے کھینچ کرلانا یا مالک کی اجازت کے بغیر اس کے کھیت سے گنا حاصل کرنا قبیح افعال ہیں۔ ان سے اجتناب ضروری ہے۔ ان اُمور کے مرتکب امام کو 'اَلدِّینُ النَّصِیحَة' صحیح مسلم، بَابُ بَیَانِ أَنَّ الدِّینَ النَّصِیحَةُ، رقم: ۵۵ کے تحت حتی المقدور سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے باوجود اگر باز نہ آئے، تو امام و دیگر فرائض سے اسے معزول کردیا جائے۔ حدیث میں ہے: 'اِجعَلُوا أَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم' (سنن الدار قطنی، بَابُ تَخفِیفِ القِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ، رقم: ۱۸۸۱) یعنی اچھے لوگوں کو امام مقرر کرو اور اگر یہ الزامات ذاتی عناد کی بناء پر لگائے گئے ہیں، تو ا سے ڈرنا چاہیے۔

إِنَّ السَّمعَ وَالبَصَرَ وَالفُؤادَ كُلُّ أُولـٰئِكَ كانَ عَنهُ مَسـٔولًا ... سورة الإسراء ۳٦

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰة: صفحہ: 371

محدث فتویٰ